لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ

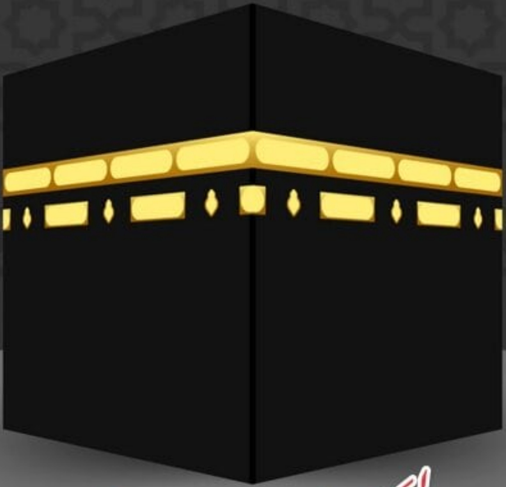

ماہِ ذی الحج کی فضیلت اور فریضۂ حج

مصنف

پروفیسر ڈاکٹر محمد عظیم فاروقی

عظیم پبلی کیشنز

اسلام آباد۔ گوجرانوالہ

ماہ ذی الحج

کی فضیلت اور فریضۂ حَج

مصنف

پروفیسر ڈاکٹر محمد عظیم فاروقی

عظیم پبلی کیشنز

اسلام آباد۔ گوجرانوالہ

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

کتاب کا نام

ماہِ ذی الحج کی فضیلت اور فریضۂ حج

مصنف

پروفیسر ڈاکٹر محمد عظیم فاروقی

باراول

۱۴۴۱ھ/۲۰۲۰ء

صفحات	قیمت
۱۲	ہدیہ ءدُعا

مرکزی دفتر

عظیم پبلی کیشنز پاکستان، گوجرانوالہ/اسلام آباد

عظیم ایجوکیشنل کانفرنس (جسٹرڈ)، 58-A، سیٹلائٹ ٹاؤن، گوجرانوالہ
0321-6441756, 0345-6600629
E-mail:azeempublications@gmail.com

ذیلی دفتر

عظیم ایجوکیشنل کانفرنس (جسٹرڈ)، آفس نمبر 6، راس آرکیڈ، ایدھی مارکیٹ، گلی نمبر 124، G13/4، اسلام آباد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماہِ ذی الحجّ کی فضیلت اور فریضۂ حج

دُنیا کے بُت کدوں میں پہلا وہ گھر خُدا کا
ہم اس کے پاسباں ہیں، وہ پاسباں ہمارا
(اقبالؔ)

فریضۂ حج کی ادائیگی

ماہِ ذی الحج اسلامی سال کا آخری مہینہ ہے جس میں اہلِ ایمان فریضۂ حج کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

اسلام کا پہلا حج

۲۰ رمضان ۸ھ ہجری کو ملّہ مکرمہ فتح ہوا اور ۹ ہجری کے اواخر حج کی فرضیت کا حکم نازل ہوا۔ اسی سال رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو بکر صدیق ؓ کو امیرِ حج بنایا اور صحابہ کرام ؓ کو اُن کے ہمراہ روانہ کیا۔ انہوں نے امیرِ حج حضرت ابو بکر صدیق ؓ کی قیادت میں اسلام کا پہلا حج ادا کیا۔ ارشادِ خداوندی ہے۔

''لوگوں پر اللہ کا یہ حق ہے کہ جو اُس گھر تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو، اس کا حج کرے اور جو کوئی اس حکم کی پیروی سے انکار کرے تو اُسے معلوم ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ تمام دُنیا والوں سے بے نیاز ہے۔'' (سورہ آلِ عمران۔۹۷)

گلشنِ حضرت ابراہیم علیہ السلام:

ماہِ ذی الحج اپنے دامن میں فریضۂ حج کے ساتھ ساتھ دیگر تاریخی یادگاریں بھی لاتا

ہے۔ ذکرِ حضرت سیّدنا ابرہیم خلیلؑ اللہ، حضرت سیّدنا اسماعیلؑ ذبیح اللہ اور حضرت سیّدہ حاجرہؓ جو ایک پاکیزہ اور مثالی کنبہ ہے تمام مناسکِ حج انہیں پاکیزہ نفوس کی محبوب اداؤں کا نام ہے۔

کتنی سادہ و رنگیں ہے داستانِ حرم
نہایت جس کی حُسینؓ ابتدأ ہے اسماعیلؑ (اقبالؒ)

قربانی کی سُنت

فلسفۂ قربانی اور حلال جانوروں کی حکمِ الٰہی کے آگے فِداکاری بھی اسی ماہِ مبارک میں دیکھنے کو ملتی ہے۔

کروں تیرے نام پہ جاں فِدا، نہیں ایک جاں سو جہاں فِدا
سو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا، کروں کیا کروڑوں جہاں نہیں

(احمد رضا خاں بریلویؒ)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

”نہ اُن کے گوشت اللہ تعالیٰ کو پہنچتے ہیں اور نہ خون، مگر اُسے تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے۔“

(سورۃ الحج۔ آیت ۳۷)

تعلیماتِ اسلام کا نچوڑ خطبۂ حجۃ الوداع

خطبۂ حجۃ الوداع جو اسلامی تعلمات کا نچوڑ اور خلاصہ ہے وہ بھی اس مہینے کی عظمت وفضیلت کو چار چاند لگانے والا ہے۔ جب آپ ﷺ نے ۹ ذی الحج ۱۰ ہجری بمطابق ۶۳۲ء بروز جمعۃ المبارک میدانِ عرفات میں اپنی حیاتِ مبارکہ کا خصوصی الوداعی خطبہ ارشاد

فرمایا، ’’ہاں! آج جاہلیت کے تمام دستور میرے دونوں پاؤں کے نیچے ہیں‘‘۔ (صحیح مسلم وابوداؤد)

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ’’لوگو! بے شک تمہارا رَبّ ایک ہے اور بے شک تمہارا باپ ایک ہے، ہاں! عربی کو عجمی پر اور عجمی کو عربی پر، سُرخ کو سیاہ پر اور سیاہ کو سُرخ پر کوئی فضیلت نہیں، مگر تقویٰ کے سبب سے۔ ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے اور مسلمان باہم بھائی بھائی ہیں‘‘۔ (مُسند احمد، حاکم وطبری)

منفعت ایک اس قوم کا نقصان بھی ایک
ایک ہی سب کا نبیؐ دین بھی ایمان بھی ہے
حرمِ کعبہ بھی ، اللہ بھی، قرآن بھی ایک
کچھ بڑی بات تھی، ہوتے جو مُسلمان بھی ایک

فرقہ بندی ہے کہیں اور کہیں ذاتیں ہیں
کیا زمانے میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں
یوں تو سیّد بھی ہو، مرزا بھی ہو، افغان بھی ہو
تم سبھی کچھ ہو ، بتاؤ تو مسلمان بھی ہو!

(شکوٰہ رجوابِ شکوٰہ، علامہ اقبالؒ)

عشرۂ ذی الحج کی فصیلت

ماہِ ذی الحج کا پہلا عشرہ بذاتِ خود بے مثال فضیلت اور اہمیت کا حامل ہے۔ جس میں تکمیلِ دین کی بھی خوش خبری سُنائی گئی۔

ارشادِ رَبّانی ہے، ’’آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دِین مکمل کر دیا ہے اور اپنی

نعمت پوری کر دی، اور تمہارے لئے دینِ اسلام کو پسند کیا''۔(سورۂ مائدہ: ۳)

قرآن وحدیث کی گواہی

سورۂ فجر کی ابتدائی آیات میں اِن مبارک دنوں کی شان وشوکت کو کھول کھول کر بیان کیا۔

وَالْفَجْرِ ☆ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ☆ وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ☆ وَاللَّيْلِ إِذَا يَسْرِ ☆
هَلْ فِيْ ذَٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِيْ حِجْرٍ ☆

''قسم ہے فجر کی اور دَس راتوں کی اور جفت اور طاق کی اور رات کی جب وہ گذرے۔ کیا اس میں عقل والوں کے لئے اہم قسم (نصیحت، تعلیم) ہے؟''۔ (سورۂ فجر: ا تا ۵)

۱) فجر کی قسم

فجر سے مراد اسلامی سال کے آخری مہینہ ذوالحجہ کے پہلے دِن کی فجر ہے۔
(تفسیر کبیر، ابنِ کثیر، مظہری)

۲) دَس راتوں سے مراد

دس راتوں سے مُراد ذوالحجہ کی راتیں ہیں۔ (تفسیر کبیر، ابنِ کثیر، مظہری)

۳) جفت اور طاق

نو اور دس ذی الحج کے دن اور راتیں ہیں۔ (یوم عرفہ اور یوم عیدالضحیٰ) (تفسیر کبیر، ابنِ کثیر، مظہری)

۳) اور رات جو گذرے

اس سے مراد نو اور دس ذی الحج کی درمیانی رات جو حجاج کرام مزدلفہ میں کھلے

آسمان تلے عبادات ومناجات میں گذارتے ہیں۔ (تفسیر کبیر، ابنِ کثیر، مظہری)

۵) **اعلیٰ ترین اجر وثواب** (صاحبِ عقل کے لئے پیغام)

کوئی عبادت اِن دس دِنوں کی عبادت سے افضل نہیں، بلکہ لوگوں نے عرض کیا کہ اللہ کی راہ میں جہاد بھی؟ فرمایا یہ بھی نہیں، ہاں وہ شخص جو جان و مال کے ساتھ نکلا اور پھر کچھ بھی ساتھ لے کر نہ پلٹا۔ (تفسیر کبیر، ابنِ کثیر، مظہری)، (بخاری شریف)

۵) **ایّامِ تشریق کی عظمت**

امامِ فخر الدین رازی لکھتے ہیں: ''یوم نحر اور یومِ عرفہ یعنی ۹ اور دس ذی الحج مراد ہے۔ (تفسیر کبیر، ابنِ کثیر، مظہری)

۶) **وقوفِ مزدلفہ**

''اور رات کی جب وہ حرکت کرتی ہے''۔ (الفجر: ۴)

اس سے مراد مزدلفہ کی رات ہے۔ (تفسیر کبیر، ابنِ کثیر، مظہری)

۷) **تسکین قلبی کا حصول**

آفاق وانفس کی ہر شان ان کی روحانی، ذہنی، قلبی اور وجدانی ہدایت کے لئے روشن کی گئی۔ لیکن وہ برابر پھسلتے رہے۔ جو ہدایت کے نشان اِن آیات میں دیئے جارہے ہیں۔ صرف اہلِ عقل اس کی حقیقت سے آگاہ ہوسکتے ہیں۔ (تفسیر از سیّد ریاض حسین شاہ)

۸) **لیلۃ القدر اور جمعۃ الوداع**

کتبِ احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا: ''لوگ اِن دس راتوں

کی قدر جان لیں تو ان میں لیلۃ القدر کی طرح عبادت کریں اور دِنوں کو جمعۃ الوداع کی طرح منائیں۔

عطارؒ ہو، رازیؒ ہو، رومیؒ ہو کہ غزالیؒ ہو
کچھ ہاتھ نہیں آتا بے آہ سحر گاہی

(اقبالؒ)

ذی الحج کے ابتدائی دَس ایّام کے معمولات

ا۔قیام لیل وصوم نِہار

راتوں کو قیام کیا جائے اور دِنوں میں روزے رکھے جائیں یا بالخصوص ۹ ذی الحج کا روزہ جس سے گذشتہ سال کے تمام گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔

۲۔صدقات وخیرات

عام دِنوں سے بڑھ کر صدقات وخیرات کی جائے۔

۳۔رِزق کی فراخی

رِزق کی فراخی کے لئے ''تیسرا کلمہ'' کم از کم ۳۰۰ بار روزانہ پڑھا جائے۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ط

۴۔تلاوتِ قرآن

تلاوتِ قرآن پاک کا خصوصی اہتمام والتزام کیا جائے۔سورہ یٰسین،سورہ محمد،

سورہ فتح اور سورہ رحمٰن خاص طور پر پڑھیں۔

۵۔تکبیرات ایّامِ تشریق

۹ ذی الحج کی نمازِ فجر سے لے کر ۱۳ ذی الحج کی نماز عصر تک تکبیرات کم از کم ۳/۳ بار ہر فرض نماز کے بعد باآواز پڑھیں جائیں۔(عورتیں آہستہ آواز میں پڑھیں)۔

اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ وَلِلّٰہِ الۡحَمۡدِ

۶۔نماز باجماعت

باجماعت نمازوں کا التزام کیا جائے۔ (عورتیں مستثنیٰ ہیں)

۷۔فجر و عشاء کا خصوصی اہتمام

فجر اور عشاء کی نمازیں خاص کر باجماعت ادا کی جائیں تاکہ تمام رات عبادت میں شمار ہو۔

۸۔نفلی نمازوں کی ادائیگی

نمازِ تہجد، اشراق، اور اوابین کے کم از کم ۲/۲ نوافل ضرور پڑھیں۔زیادہ ہوں تو بہتر ہے۔

۹۔برکات کا حصول

دیگر نفلی نمازوں میں، حاجت، استخارہ، توبہ، شکرانہ، فوت شدگان کے لئے ایصالِ ثواب، تحیۃ الوضو، تحیۃ المسجد، کی ادائیگی بھی روحانی بالیدگی، قلبی اطمینان اور بلندیٔ درجات کا ذریعہ ہے(ممنوع اور مکروہ اوقات میں نفلی سجدے جائز نہیں)۔

۱۰۔اسباق کی پابندی

اسباقِ طریقت اور ذکر و مراقبات کو لازم پکڑیں۔

۱۱۔صغار و کبائر سے پرہیز

کبیرہ و صغیرہ گناہوں سے مکمل پرہیز و اجتناب از حد ضروری ہے اور گذشتہ گناہوں سے سچی توبہ پہلی ضرورت ہے۔

دس ذی الحج کے خصوصی مستحبات

۱۔کلماتِ تکبیر

فجر کی نماز باجماعت ادا کر کے تکبیرات کی کثرت کرنا۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

۲۔یومِ عید الاضحیٰ کے پسندیدہ اُمور

غُسل کرنا، نئے کپڑے یا پاک صاف لباس زیبِ تن کرنا، مسواک کرنا، تیل و خوشبو لگانا، حسبِ توفیق خیرات کرنا، تکبیرات پڑھتے ہوئے عیدگاہ کی طرف جانا، بغیر کچھ کھائے پیئے نماز ادا کرنا، قربانی کے گوشت (کلیجی وغیرہ) سے ناشتہ کرنا، (مریض ڈاکٹر کی ہدایت پر عمل کریں)، مصافحہ و معانقہ کرنا، خوشی کا اظہار کرنا، عید الاضحیٰ کی نماز اوّل وقت میں ادا کرنا، فجر اور عید کی نمازوں کے درمیان نفلی نماز کی ادائیگی سے پرہیز کرنا، فضول خرچی اور لہو لعب کے امور سے مکمل پرہیز کرنا، (غیر مسلموں جیسی خرافات)۔

۳۔قربانی کے گوشت کی تقسیم

قربانی کے گوشت میں رشتۂ قرابت کے علاوہ عام مسلمانوں اور ملازموں وغیرہ کو شامل کرنا چاہیے۔

۴۔ریا کاری سے اجتناب

دکھاوے اور ریا کاری سے پرہیز کرنا ضروری ہے۔

۵۔ذبح کا مسنون طریقہ

قربانی کے جانور کو مسنون طریقے سے ذبح کرنا چاہئے۔ پانی پلانا، چارہ کھلانا، زمین پر لٹانا، مضبوطی سے پکڑنا، تکبیر با آوازِ بلند پڑھنا، چھُری تیز رکھنا، ٹھنڈا ہونے پر کھال اُتارنا وغیرہ۔

۶۔حصولِ تقویٰ کی کوشش

تمام امور کی ادائیگی میں تقویٰ کے تقاضے پورے کرنے چاہییں۔

۷۔تحائف کا تبادلہ و تقسیمِ عیدی

تحائف و ہدیہ جات کا تبادلہ کرنا، بچوں کو نئے لباس اور عیدی سے خوش کرنا اور دُعائیں لینا پسندیدہ اعمال ہیں۔ (ترمذی، مسند امام احمد، مشکوۃ، ملسائی، اِبنِ ماجہ، موطا)

قربانی کی حقیقت

قربانی کی حقیقت حصولِ تقویٰ و رضائے الٰہی ہونی چاہئے۔ صحابہ کرامؓ نے حضورؐ سے پوچھا، آقا ﷺ یہ قربانی کیا ہے؟ فرمایا۔ ''یہ تمہارے باپ ابراہیمؑ کی سُنّت ہے ہر ہر

بال کے بدلے ایک نیکی ملے گی اور اون کے ہر ہر روئیں کے بدلے میں ایک نیکی ملے گی۔ (ترمذی، ابنِ ماجہ)

دُعائیں

دُعا، عبادت کا مغز ہے لہذا عاجزی و انکساری سے ان دِنوں میں خوب دعائیں مانگی جائیں اور عالمِ اسلام، ملک وقوم، عزیز و اقارب، اور فوت شدگان کو بھی شامل کیا جائے۔ غیر مسلموں کی ہدایت اور اُمتِ محمدیہ صاحبھا الصلوت والتسلیمات کی کامل ہدایت، کامیابی وکامرانی کے لئے بھی اللہ کریم سے منت سماجت کی جائے۔

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا
مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ☆

(آلِ عمران:۸)

(آمِيْنَ بِجَاهِ النَّبِیِّ الْكَرِيْم)

از

پروفیسر ڈاکٹر محمد عظیم فاروقی

(سرپرست، عظیم ایجوکیشنل کانفرنس (رجسٹرڈ) پاکستان)